تبصـــرہ کتب

نام کتاب : خطبات رسول

مرتّب : محمد میاں صدیقی

صفحات : ۲۰۸

قیمت : ۹۰ روپے

ناشر : اسلامک بک فاؤنڈیشن ، لاهور

جمع و تدوین حدیث کے ساتھ مسلم علماء کے مثالی شغف کے باوجود هماری علمی میراث میں خطبات رسول کے عنوان پر زیادہ کتب نظر نہیں آتیں ۔ اقوال و ارشادات رسول کو نقل کرنے میں علماء کی احتیاط کے تناظر میں ایک بات واضح ہے کہ روزمرہ کے امور اور شرعی احکام سے متعلق نبی کریم کے فرامین کو صحت کے التزام کے ساتھ نقل کرنا راوی کے لئے نسبتاً آسان ہے مگر طویل خطبات و مواعظ کی روایت نقل حرفی کے پورے اهتمام کے ساتھ ، عربوں کے ضرب المثل حافظوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے بھی ، خاصی دشوار تھی ۔ مشکل یہ ہے کہ روزمرہ کے معاملات اور هدایات و احکام کے بیان میں تو روایت بالمعنی سے بھی مقصود پورا ہو سکتا ہے مگر خطبات کی فصاحت و بلاغت اور گہری تاثیر کو منتقل کرنے کے لئے روایت باللفظ اور بھی اهم بلکہ ناگزیر ہے ۔ مزید براں خطبات کے کسی مجموعے میں مؤلّف کو پہلا مسئلہ یہ درپیش ہوتا ہے کہ فرمودات نبوی میں کون سے ارشادات خطبے کی تعریف میں آتے هیں ۔ ظاهر ہے کہ احادیث کے عظیم مجموعے زیادہ تر حضور کے اقوال پر هی مشتمل هیں مگر موقع و محل اور ارشاد گرامی کی نوعیت اور کیفیت و کمیّت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان میں سے خطبات کا انتخاب بلاشبہ ایک دقیق مسئلہ ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ خطبات رسول یا اس سے ملتے جلتے عنوان پر زیادہ کتب تالیف نہیں ہوئیں ، باوجودیکہ کتب

حدیث و سیرت میں جا بجا آپ کے طویل اور مختصر ارشادات منتشر ھیں ۔ زیر نظر کتاب کے مرتب نے بھی اپنے مختصر مقدمہ میں اس طرف اشارہ کیا ہے ، اگرچہ مجھے ان کی اس صراحت سے اختلاف ہے کہ انھوں نے ,,خطبات کے جمع کرنے میں اس بات کو ملحوظ رکھا ہے کہ وہ خطبہ ھی ھو ، حدیث نہ ھو ،، یقیناً ھر خطبہ حدیث کی تعریف میں آتا ہے کہ وہ ارشادات نبوی میں داخل ہے ۔ لغوی معنی میں بھی اور حدیث کی فنی اصطلاح کی رو سے بھی ۔ تاھم میں ان کے اس بیان سے متفق ھوں کہ ,,خطبہ کا ایک الگ تصور ہے ، اس کی زبان اور انداز بیان بھی قدرے مختلف ھوتا ہے ۔ اس لئے کوشش کی ہے کہ حضور علیہ السلام کے صرف وھی ارشادات شامل کتاب ھوں جن کی حیثیت خطبہ کی ہے ،، ۔

اس مشکل پر مستزاد یہ کہ بعض مغربی مصنفین نے قرآن کریم کی آیات کو بھی ارشادات رسول کے زمرے میں شامل کر کے یا قرآنی آیات کو (دانستہ یا نادانستہ) فرمودات نبوی کا نام دے کر افسوسناک الجھن پیدا کر دی ہے ۔ Bennett اور Browne کی کتاب "Thus spoke the Holy Prophet" (,,یوں ارشاد فرمایا نبی پاکؐ نے،،) بطور مثال پیش کی جا سکتی ہے ، جس کا عنوان صراحةً بتا رھا ہے کہ گفتہ ھائے نبی کریمؐ ھی اس کا موضوع ھیں ۔ بایں ھمہ اس کے دیباچہ کا پہلا جملہ ھی یہ ہے :

This volume comprises gleanings from the Holy Qur'an and the Traditions of the Holy Prophet of Islam.

ترجمہ : ,,اس جلد میں قرآن پاک اور احادیث نبوی کا انتخاب شامل ہے ،، ۔

اس واضح عنوان کے باوجود ۱۵۸ صفحات کی اس کتاب کا اکثر

و بیشتر حصہ قرآن مجید کی منتخب آیات کے انگریزی ترجمے پر مشتمل ہے ۔

بالکل یہی صورت حال سٹینلے لین پول (Stanley Lane—Poole) کی مرتب کردہ کتاب کی ہے جسے The Table-talk of Prophet Muhammad کا عنوان دیا گیا ہے ۔ ,,انٹروڈکشن ،، کے اختتام پر جس حصے کا آغاز ہوتا ہے اسے The Speeches at Mekka کا ذیلی عنوان دیا گیا ہے (اور یہ ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے) ۔ اس کے بعد آنے والے حصے کا ذیلی عنوان (The Speeches at Medina) ہے ۔ ان گمراہ کن عنوانات کے تحت ذیلی عنوانات کے ضمن میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ سب قرآن کریم کی مختلف سورتوں سے منتخب آیات کا انگریزی ترجمہ ہے ۔ آخری حصے کا ذیلی عنوان The Table—talk of Prophet Muhammad ہے ۔ اس حصے کا مواد احادیث و سیرت سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے ، اگرچہ اس حصے میں پچھلے اجزاء کے برعکس حوالے نہیں دیے گئے ۔ واضح رہے کہ یہ دونوں مصنفین اسلام کے خلاف تعصب اور بغض و عناد کے لیے معروف نہیں ہیں ۔ بلکہ لین پول کا شمار بجا طور پر اسلامی تاریخ و ثقافت سے ہمدردی رکھنے والے مصنفین میں ہوتا ہے اور سلطان صلاح الدین پر ان کی کتاب ایک معرکہ آرا چیز ہے۔ جہاں یہ الجھن ارادی نہیں وہاں اس کا باعث قرآن کے بارے میں اہل مغرب کا وہ ناقص تصور ہے جو بائیبل ، بالخصوص عہد نامہ جدید کی اناجیل اربعہ ، کی الہامی حیثیت سے پیدا ہوتا ہے ۔

ستم تو یہ ہے کہ یہ ذہنی الجھاؤ عصر جدید کے مسلم فضلاء و مصنفین میں بھی کچھ کم نظر نہیں آتا ۔ تنقید و تنقیص ہرگز مقصود نہیں مگر اس نکتہ کی توضیح کے لئے ایک مثال عرض کرتا ہوں ۔ جناب شمس بریلوی کی فاضلانہ تصنیف ,,سرور کونین کی

فصاحت ،، پیش نظر ہے جو مئی ۱۹۸۵ء میں مدینہ پبلشنگ کمپنی کی طرف سے شائع کی گئی۔یہ کتاب متعدد ظاھری و معنوی خوبیوں سے مزّین ہے اور اس موضوع پر صاحب کتاب کے وسیع و دقیق مطالعه پر دلالت کرتی ہے ۔ عربی مصادر سے ان کی گہری واقفیت بھی صاف عیاں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے مصنف کی گہری عقیدت و محبت میں بھی کسی شک کا شائبہ نہیں ہو سکتا۔ قرآن و حدیث کے ارشادات میں بنیادی فرق کے بارے میں بھی وہ کسی غلط فہمی کے شکار نہیں۔

بااین همه کتاب کے پہلے پونے دو سو صفحات عرب قبائل کی لسانی خصوصیات کے پس منظر میں اعجاز قرآن کی خاصی طویل بحث پر مشتمل ھیں حالانکہ کتاب کا عنوان ,,سرور کونین کی فصاحت ،، ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اصل کتاب صفحہ ۲۰۳ پر،,,حدیث شریف کا اسلوب و بیان اور اس کی فصاحت و بلاغت ،، کے عنوان سے شروع ھوتی ہے۔

مجھے ,,خطبات رسول،، کا پیش لفظ رقم کرنے کا شرف بھی حاصل ہے۔ صفحہ ۴ سے صفحہ ۷ پر اس فقیر نے خطبات رسول کے موضوع پر قدماء و معاصرین کی چند قابل ذکر تالیفات کی طرف اشارہ کیا ہے۔

زیر نظر کتاب اس مبارک سلسلے میں ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ مرتب و مترجم جناب محمد میاں صدیقی اسلامی موضوعات پر لکھنے والوں میں معروف حیثیت رکھتے ھیں ۔ متعدد کتابوں کے مؤلف ھیں علماء اکیڈمی لاھور اور وزارت مذھبی امور سے وابستہ رھنے کے بعد اب کئی سال سے ادارہ تحقیقات اسلامی میں علمی و تحقیقی خدمات

سر انجام دے رہے ھیں ـ جہاں اس فقیر کو بھی چار ساڑھے چار برس ان کی رفاقت کا شــرف حــاصل رہا ـ قریباً چھ صفحات پر مشتمل مقدمہ میں فاضل مرتب نے رسالتمآب علیہ الصلواۃ والتسلیم کے اسلوب خطابت پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی ہے ـ ایجـاز کی خصوصیت کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ھیں ـ

,,مترادفات کا استعمال بھی ہمارے دور میں خطابت کا ایـک لازمہ تصور کیا جانے لگا ہےـ لیکن آپ کو ان باتوں سے نفرت تھی ، آپ مفہوم و معنی کو ملحوظ رکھ کر خطاب کرتے تھے ـ آپ کے کسی خطبے میں ہم مکّرر اور مترادف الفاظ نہیں پاتے ،، ـ اس حقیقت میں ہمارے اکثر علماء و خطباء و مقررین کے لئے حرف نصیحت موجود ہےـ کتـاب کـی ترتیب کے بارے میں خود مرتب کا بیان ملاحظہ ہو ـ

,,زیر نظر کتاب میں جو خطبات نبوی جمع کئے ھیں انھیں حدیث و سیرت کی مختلف کتابوں سے اخذ کیا گیا ہےـ خطبے کا متن نقل کرنے کے بعد اس کا ترجمہ دیا ہےـ اس کے بعد تشریح ـ تشریح صرف خطبے کے اہم حصوں ھی کی نہیں دی گئی بلکہ اس بات کی بھی وضاحت ہے کہ اس خطبے کا پس منظر کیا تھا ـ آخر میں ماخذ و مصادر کی نشاندھی بھی کر دی ہے ـ ،،

خطبات کے متون و ترجمے سے پہلے ۳۴ صفحات پر مشتمل سیرت طاھرہ کا ایک مختصر جائزہ ہے ـ ظاھـر ہے کہ اس اختصار میـں سوانحی تشنگی کا باقی رہ جانا ایک بدیہی امر ہےـ بالخصوص ہجرت کے بعد مدینہ میں پیش آنے والے واقعات کا ذکـر نہ ہونے کے برابر ہےـ مگر اس تعارفی حصے کا اصل مقصد یہ ہے کہ قاری کے ذھن کو فرمودات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح تک پہنچنے اور ان کی حکمت اور قدر و قیمت کے صحیح ادراک کے لیے تیار کیا جائے ـ

اس مجموعے میں کل ۲۹ خطبات شامل ھیں ـ آغاز صفا کی پہاڑی کے مشہور خطبے سے ھوتا ہےـ حجة الوداع اور غدیر خم کے خطبات تاریخی و منطقی ترتیب سے آخری حصے میں شامل ھیں ـ فاضل مرتب نے مواد کے انتخاب کے لیے مصادر کا جس وسعت کے ساتھ تتبع کیا ہے اس کا اندازہ لگانے کے لیے ,,کتابیات،، پر ایک نظر کافی ہےـ مگر اس کتاب کے محاسن میں دو باتوں کو خصوصیت سے قابل تعریف قرار دیا جانا چاھیے ـ اولاً یہ کہ اردو ترجمہ اپنی صحت اور شگفتگی کے اعتبار سے امتیازی شان کا حامل ہے اور مرتب و مترجم اس پر مبارک باد کے مستحق ھیں لیکن اس سے بڑھ کر اس مجموعے کی سب سے بڑی خوبی مرتب کی عالمانہ تشریحات ھیں ـ جن کی بدولت خطبات کا مفہوم موقع و محل کے پس منظر میں نہایت خوبی کے ساتھ ذھن نشین ھو جاتا ہےـ ھر خطبے کے آخر میں مآخذ کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہےـ اس طرح متن کا اصل مصادر کے ساتھ موازنہ و مقارنہ کر کے اس کا درجۂ استناد متعین کرنے میں تحقیق پسند طبائع کو دشواری پیش نہیں آئے گی ـ فاضل مرتب نے کتاب کے آخر میں اسماء الرجال کا اشاریہ شامل کرکے اس کی افادیت میں مزید اضافہ کر دیا ہےـ

کتاب کے آخر میں چار صفحاتی ,,صحت نامہ،، کے اضافہ کے باوجود عربی متون کی صحت پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا ـ نہ طباعتی اغلاط کا کچھ بگڑا ہے ـ کتابت بالخصوص اعراب کی بیسیوں اغلاط ، صحت نامہ پر مستزاد ھیں ـ شاید ھی کوئی صفحہ اس سے خالی ھو ـ کہیں کہیں غالباً فاضل مرتب کو بھی نقل متن میں التباس ھوا ہے جو متن کی عبارت کے علاوہ ترجمہ سے بھی مترشح ھوتا ہےـ خطبہ نمبر ۲۸ (صفحہ ۱۹۳) کا ذکر بطور مثال کافی

ہے۔ توقع کی جانی چاہیئے کہ کتاب کے آئندہ ایڈیشن کی طباعت سے پہلے مرتب و ناشر اس کی اصلاح کے لئے ضرور توجہ فرمائیں گے۔

بصد خلوص و نیاز امید رکھتا ہوں کہ ان گذارشات کو سوء ادب یا تنقید و تنقیص پر محمول نہیں کیا جائے گا۔

(ڈاکٹر شیر محمد زمان)